

## 2027-کیا نئے گھر کے لیے اس کی تعمیر مکمل ہونے سے پہلے جانور ذبح کرنا جائز ہے؟

### سوال

میرے والد صاحب مکان بنارہے ہیں، لیکن مکان کی تعمیر ابھی مکمل نہیں ہوئی، ان کا ارادہ ہے کہ جانور ذبح کریں، کیا ان کے لیے جائز ہے کہ ابھی جانور ذبح کر لیں، یا مکان کی تعمیر مکمل ہونا ضروری ہے؟

اور کیا گھر میں ہی ذبح کرنا ضروری ہے یا کہ قصاب کے ہاں بھی جائز ہے؟  
اور کیا ذبح یمنہ ٹھاہی ہو یا کہ مرغی اور خرگوش بھی جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول:

گھر کی تعمیر کے دوران یا اس کے مکمل ہونے پر جانور ذبح کرنے کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

ذبح کرنے کا مقصد جنوں سے پناہ، یا ان کے شر سے بچنا مقصود ہو، یا نظر بد وغیرہ جیسے غلط اعتقادات و نظریات ہوں، تو یہ کام گناہ ہے بلکہ اگر اس کا مقصد جنوں کی رضا حاصل کرنا، یا ان کا قرب مقصود ہو تو یہ کام شرک اکبر تک جا پہچا ہے کیوں کہ ذبح کرنا عبادت ہے اور عبادت اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

دوسری حالت:

اگر ذبح کرنے کا مقصد خوشی و مسرت کا اظہار اور نعمت کے پورے ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا ہو تو یہ جائز ہے، اس میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں ہے، اس حالت میں ذبح کرنا ہر صورت جائز ہو گا خواہ عمارت کی تعمیر کے درمیان میں ہو یا اختتام پر، گھر میں ہو یا قصاب کے ہاں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

فقط ائمہ کرام نے ذکر کیا ہے کہ نئے گھر کی تعمیر کے اختتام پر دعوت کرنا مسحی ہے، اس کا نام ان کے ہاں "الوکیرہ" ہے۔

ابن قادم رحمہ اللہ کستے ہیں:

"ولیم کے علاوہ باقی تمام دعوتیں، مثلاً: ختنہ کی دعوت، جس کا نام "إعذار" یا "عذریہ"، رکھتے ہیں، اسی طرح بچے کی پیدائش پر کی جانے والی دعوت: "خرس" یا "خرستہ" ہے، مکان کی تعمیر کی دعوت "الوکیرہ"، اور لاتپتہ فرد کی واپسی پر دعوت "القیچیہ"، بچے کے کسی کام میں ماہر ہونے پر دعوت "الجذاق"، اور کسی بھی عام دعوت "مادبہ" کستے ہیں خواہ کسی سبب سے ہو یا بغیر کسی سبب کے، یہ تمام دعوتیں مسحی ہیں، کیونکہ اس میں کھانا کھلایا جاتا ہے اور نعمت کا اظہار کیا جاتا ہے، لیکن ان دعوتوں میں ولیم کی دعوت کی طرح شرکت ضروری نہیں ہے" انتہی

الکافی (3/120)

دوسری بات یہ ہے کہ بھری یا اس سے بڑا جانور ذبح کرنا اگر ممکن ہو تو یہ بہت اچھی بات ہے، ورنہ جو میسر ہو اسے ذبح کر دیا جائے خواہ وہ مرغی ہی کیوں نہ ہو۔

مرداوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"(اور یہ سُجَّب ہے) یہی موقف ہمارے [خُلُلٰی] فقہاء کا ہے، خواہ ایک بھری یا اس بھی چھوٹا جانور ہو، یہ بات انہوں نے "رعيٰتین"، "الحاوی الصغیر"، اور "الغروع" وغیرہ میں ذکر کی ہے" انتہی

"الانصاف" (8/316)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے قصے میں مروی ہے کہ : بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ولیے میں کھجور، پنیر اور گھنی (کا حلہ) تیار کیا۔  
مسند احمد: (13575)، مسلم: (1365)

اور ایک روایت میں ہے کہ : "آپ صلی اللہ علیہ وسلم خبیر اور مذینہ کے درمیان (شادی کے بعد) تین دن صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرے، وہاں میں نے مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیے کی دعوت دی، ولیے میں نے گوشت تھانہ روتی، صرف ایک چُنانی پر کھجوریں، پنیر، اور گھنی ڈال دیا گیا، لوگوں نے [آپس میں] سوال کیا کہ صفیہ لونڈی ہے یا کہ آپ کی زوجہ اور مومنوں کی ماں؟ [بعض کی طرف سے] جواب دیا گیا کہ اگر آپ اسے پرده کروائیں گے تو وہ مومنوں کی ماں ہو گی [یعنی آپ کی زوجہ] ورنہ لونڈی، چنانچہ جب آپ نے کوچ فرمایا تو صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا اور پرده گرا دیا" انتہی  
متفقہ علیہ

صنعتی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس میں (دلیل ہے) کہ ولیہ بھری ذنک کیے بغیر بھی ہو جاتا ہے" انتہی

"سل السلام" (2/232)

خلاصہ یہ ہے کہ :

اگر مقصد اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا، اور خوشی کا اظہار ہے تو آپ کے والد پر کوئی حرج نہیں جو جانور پر میسر ہو ذنک کر دے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کسی غلط نظر یہ کی بنا پر جانور ذنک نہ کیا جائے

اور یہ جانور اب بھی ذنک کیا جاسکتا ہے ہمارے خیال میں اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے، اگرچہ فقہاء کرام کے ہاں یہ کام مکان کی تعمیر مکمل ہونے پر ہونا چاہیے، لیکن ظاہر یہ ہوتا کہ یہ بات انہوں نے اپنے زمانے کے لوگوں کی عادت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہی ہے۔

ذنک کرنے کے لیے کوئی بھی جگہ متعین نہیں ہے، ہاں اگر گھر میں بھری ذنک کرنے سے کسی باطل نظر یہ کا ڈر ہو تو بہتر یہ ہے کہ گھر سے دور ذنک کیا جائے تاکہ اس مکان میں ذنک کرنے سے فائدہ ہونے کا وہم نہ آئے اور یہ کام شرک اور غیر اللہ سے تعلق کے لیے سد فریہ ہو۔

واللہ اعلم۔